گر آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

فتنہ طاہری کی حقیقت

سنہ ۱۴۰۸ھ

مفت سلسلہ اشاعت نمبر

مولانا مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب بریلوی

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

باسمہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ۔

الاعداء الثلثۃ عدوک	انسان کے تین دشمن ہیں آپ فرماتے ہیں
وعدو صدیقک وصدیق	ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن
عدوک	اور ایک تیرے دشمن کا دوست

تیرے دوست کا جو دشمن ہے ۔ درحقیقت وہ تیرا بھی دشمن ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں محبت ہے اسی طرح صحابہ و اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم بھی ہم اہلسنت کے محبوب ہیں ۔ الحمدللہ

لہٰذا جو حضور کے اور آپ کی اہلبیت وصحابہ کے دشمن ہیں، وہ ہمارے بھی دشمن ہیں ۔ ہم اگر انہیں اپنا دوست سمجھیں تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ و اہلبیت کے دشمن ہوں گے ۔ جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کیا اس نے ایمان کو اپنے قلب وسینہ میں داخل کرلیا ۔ اور جو اس حقیقت سے روگرداں رہا وہ ایمان کی دولت سے یکسر محروم رہا ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

لا تجد قوماً یؤ منون باللہ	تو کسی قوم کو نہ پائے گا جو اللہ اور آخرت
والیوم الآخر یوادون من	پر ایمان رکھتی ہو ۔ (اور پھر وہ) اللہ اور
حاد اللہ ورسولہ ولوکان	اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کرے اگرچہ
اٰباءھم او ابناءھم او	اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ان کے ماں باپ
اخوانھم او عشیرتھم	اولاد، بہن بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

معلوم ہوا کہ ایمان دار کبھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو دوست نہیں بنا سکتا۔

اللہ و رسول کے دشمن سے بغض رکھنا فرض اور ایمان کے لئے شرط ہے اور ان کے دوست سے محبت کرنا ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا یطعم احدکم طعم الایمان حتی یحب فی اللہ ویبغض فی اللہ	تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان کا ذائقہ بھی نہیں پا سکتا جب تک کہ اللہ کے دوست کو دوست اور اس کے دشمن کو دشمن نہ سمجھے
الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف ملحق بتفسیر الکشاف ج ۴ ص ۴۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت	(مطلب خیز ترجمہ)

یاد رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے نجدی، خارجی، وہابی، دیوبندی، رافضی اہلحدیث اور غیر مقلدین تمام کے تمام تقریباً اللہ جل جلالہٗ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری ان سب کو اپنی بغل میں لئے بیٹھا ہے، میں پوچھتا ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول کو کیا منہ دکھائے گا؟

اللہ تعالیٰ قاری محبوب رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی دعا قبول کرتے ہوئے اسے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

فقط ظہور احمد فیضی بقلمہ
خطیب و امام
الف مسجد اولڈ ٹاؤن کراچی

علامہ مفتی قاری محبوب رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے تمام مسالک کے افراد یکساں محبت و عقیدت رکھتے تھے
آپ نے تبلیغ دین کا سلسلہ اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک بھی جاری کیا

محمد حنیف اللہ والا

کائنات کا نظام خداوند قدوس چلاتا ہے، دنیا میں اس نے انبیاء علیہ اسلام اور پیغمبر اس لئے بھیجے کہ دنیا کے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائیں ہمارے نبی کریم اس سلسلہ کے آخری نبی مکرم تھے اور آپ نے اس دنیا کو جو دین دیا اس کا نام اسلام ہے اور اسلام کو خدائے لاشریک نے ایک ایسا دین قرار دیا جو ہر اعتبار سے مکمل دین ہے، جس میں داخل ہونے والے فرد کے لئے ہر اعتبار سے امن و سلامتی ہے اور یہی وہ دین حق ہے کہ جس پر عمل پیرا ہونے والے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں اجر عظیم عطا فرمانے کی وعید سنائی ہے دین اسلام کی ترقی اور ترویج میں بزرگان دین اور صوفیاء اکرام کا بڑا حصہ رہا ہے۔ بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے والوں میں بڑی تعداد ان ہی صوفیاء اکرام کی ہے جن کے بابرکت قدم اس سرزمین پر آئے تو بے نور دلوں میں نور ایمانی موجزن ہو گیا ایسی ہی روحانی شخصیتوں میں حضرت علامہ مفتی قاری محبوب رضا خان بھی شامل ہیں۔ گزشتہ دنوں ۹ دسمبر ۹۱ء کو جب آپ کی رحلت کی خبر آئی تو عالم اسلام میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت مفتی محبوب رضا خان سچے عاشق رسول تھے۔ خانوادہ امام احمد رضا بریلوی کے آپ ممتاز اور روشن ستارے تھے اور یقیناً ان کے افکار کی روشنی سے علمائے اہلسنت کے دل اور احساسات ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔ حضرت ۱۶ نومبر ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بھی یہیں حاصل کی اور جب ۱۲ برس کے

ہوئے تو آپ نے قرآن کریم ختم کرلیا تھا اس کے بعد دین اور دنیاوی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور آپ منزلیں طے کرتے ہوئے ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں سے آپ نے ۱۹۴۴ء میں ڈگری حاصل کی۔ حضرت مفتی قاری محبوب رضا خان نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو وہ وقت قیام پاکستان کی تحریک کے جوش و خروش کا زمانہ تھا آپ نے بھی قیام سلطنت اسلامیہ کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس جدوجہد میں حصہ لیا اور یہ دین سے مخلص مسلمانان ہند اور علمائے اہلسنت کی کوششوں کا ثمر تھا کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کو ممکن کر دکھایا۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت علامہ مفتی محبوب رضا خانؒ ہجرت کرکے ۱۸ مئی ۱۹۴۸ء کو لاہور تشریف لائے اور یہاں رزق حلال کے حصول کے لئے ایک شفاخانہ قائم کیا جہاں سے مریض اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفایاب ہوکر جاتے اور آپ کے پروانے بن جاتے۔

لاہور کے بعد حضرت نے عارف والا کا قصد کیا جہاں بھی ایک مطب قائم کیا اور تقریباً دس برس تک یہاں لوگوں کی روحانی رہنمائی کی اور ایک صادق طبیب کی حیثیت سے نام کمایا۔

بعد میں آپ نے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کی خدمت کا ارادہ کیا اور ۱۹۵۹ء میں یہاں آکر مدرسہ حنفیہ رضویہ کی داغ بیل ڈالی۔

حضرت مفتی قاری محبوب رضا خانؒ کے مدرسے کے بے شمار طلبہ اور طالبات حق نے فیض پایا اور آج بھی یہ مدرسہ دین حنفیہ اہلسنت والجماعت کے نظریات اور عشق رسالتؐ کو عام کرنے کا کام بخوبی انجام دے رہا ہے۔

حضرت علامہ مفتی محبوب رضا خانؒ کا نام ہی ایسا تھا کہ مدرسہ حنفیہ رضویہ میں نہ صرف بڑے بڑے علماء نے دین حق کی تعلیمات کے لئے کام کا آغاز کیا بلکہ خود حضرت نے

بھی یہاں اپنے مبلغ علم کو مزید علوم دنیوی سے آراستہ کرنے کے لئے تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے محترم اساتذہ میں جن سے آپ نے حدیث، تفسیر، معقولات وغیرہ کی تعلیمات حاصل کیں، حضرت قرأت میں حضرت قاری عبدالرحمٰن کی صدر شریعۃ قاری ضیاءالدین، قاری سید مظہر نقوی امروہوی اور فارسی میں آپ کے استاد رہے جو شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی مرحوم کے استاد مولانا قدرت اللہ بیگ، حضرت علامہ مفتی قاری محبوب رضا خانؒ عربی، فارسی، اردو اور ہندی زبانوں پر یکساں دسترس رکھتے تھے اور کئی معروف کتب کی تدوین اور ترتیب میں بھی آپ کا بڑا حصہ ہے۔

دینِ خدمت کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ مفتی صاحبؒ نے تبلیغ دین اور حصول روزگار کی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور ۱۹۶۵ء میں آپ نے پہلا حج کیا اور قیام مدینہ منورہ کے دوران قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاءالدین مدنیؒ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

۱۹۶۸ء میں ہی آپ کو مفتی اعظم ہند حضرت مصطفےٰ رضا خانؒ کی جانب سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت عطا ہوئی اور آپ نے لوگوں کے دامن قادری، رضوی کے تحت جمع کرنے اور ان کی رہنمائی کا باضابطہ فریضہ انجام دینا شروع کردیا۔ حضرت قاری محبوب رضا خانؒ نے تبلیغ کے لئے ملائیشیا، سری لنکا اور کئی افریقی ممالک بھی تشریف لے گئے اور آپ کے ہاتھوں متعدد غیر ملکی اور غیر مسلم افراد نے اسلام قبول کیا۔

کراچی میں قائم اہلِ سنت والجماعت کی معروف دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ ہے حضرت مفتی صاحب نے یہاں واقع دارالافتاء میں تقریباً ۸ برس خدمات انجام دیں اور طالبان حق کی رہنمائی کی۔ اسی دینی ادارے نے عشقِ رسولؐ اور امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تعلیمات کو جس احسن طریقے پر عام کیا ہے وہ قابلِ صد تحسین و ستائش ہے۔

مفتی قاری محبوب رضا خانؒ نے دینی مدارس کے ذریعے دین کی خدمت کے علاوہ کراچی کی ایک معروف اہلسنت والجماعت کی مسجد مصلح الدین میمن مسجد میں ۱۹۶۰ء سے تقریباً دس برس تک خدمات انجام دیں۔ جہاں انہوں نے امامت اور خطابت کے بھی فرائض انجام دیئے اور درس و تدریس کے بھی الغرض مفتی صاحبؒ کی تمام خوبیوں اور خدمات کا احاطہ تو بہت دشوار ہے تاہم وہ ایک ایسی دینی شخصیت تھے جن سے تمام مسالک کے افراد یکساں محبت و عقیدت کرتے تھے، حضرت قاری محبوب رضا خانؒ دل کی تکلیف میں ادارہ امراضِ قلب میں داخل کیے گئے جہاں زیرِ علاج رہنے کے دوران ہی وہ ۹ ردسمبر ۱۹۹۱ء بروز پیر صبح سات بجے دنیائے فانی سے رخصت ہوئے رحق ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ۔

۱۔ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا انکار کرتے ہیں۔

۲۔ شیعہ اور دیوبندی فرقے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں فرماتے بلکہ جب بھی موقع ملے پڑھتے ہیں۔

۳۔ کہتے ہیں میں کسی فرقہ کا نہیں ہوں۔ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں صرف امت محمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

۴۔ کہتے ہیں بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بجھانے کے لئے دی تھی۔

۵۔ روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ رفروری تا ۵ رمارچ ۱۹۸۶ء ایک انٹرویو کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی اور دینی مقصد کے لئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

۶۔ روزنامہ جنگ ۱۹ رمئی ۱۹۸۶ء کے ایک مضمون میں جو ان کا شائع کردہ ہے کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا کوئی ثانی نہیں۔

کیا ایسا شخص اہل سنت و جماعت اور قادری کہلانے کا مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔

ڈاکٹر معین الدین سیکرٹری بزم نوری رضوی کراچی، حاجی عارف ممبر بزم قاسمی برکاتی کراچی، عبدالغفار صدر بزم تقدیس رضوی۔ محمد اسلم قادری صدر انجمن فیض رضا پی آئی بی کالونی کراچی، عبدالکریم نیازی جنرل سیکرٹری انجمن فیض رضا پیر کالونی کراچی۔

غلام یٰسین قادری سیکرٹری مالیات انجمن فیض رضا پیر کالونی۔ محمد اسمٰعیل طاہر الجمالی جوائنٹ سیکرٹری انجمن فیض رضا پیر کالونی۔ نور محمد عفرلہٗ ممبر انجمن فیض رضا۔ محمد یٰسین ممبر انجمن فیض رضا۔ عبدالستار فیصل آباد۔ لیئق احمد نوری صدر انجمن رضائے مصطفٰے لانڈھی کراچی ابرار احمد خاں گلبرگ کراچی۔ ابراہیم علی صدیقی بریلوی، عبدالسبحان قادری صدر انجمن جامعہ مسجد شیریہ لانڈھی، قاری رضائے المصطفٰے خطیب میمن مسجد بولٹن مارکیٹ و مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ کراچی۔ حمید رضا خاں یزدانی نبیرۂ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ اراکین بزم تقدس رضوی محمد انوار قادری۔ زکریا حاجی قاسم۔ غلام محمد قادری، حاجی محمد اشرف، محمد حنیف اللہ والا محمد ادریس، محمد یاسین قادری، کونسلر عبداللہ عبدالرزاق میمن، مجید اللہ قادری جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

الجواب:۔ هو الموفق للصواب

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفٰے وعلیٰ الہ واصحابہ البر التقی۔

عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہے اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا منکر گمراہ ضال، مضل، خارجی، یا معتزلی ہوسکتا ہے۔ صحیح العقیدہ سنی قادری ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پروفیسر طاہر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعاء کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے غور کا مقام ہے کہ اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ کے موافق جو حدیث ہو وہ ضعیف کیسے ہوسکتی ہے ضعف راوی کی صفت ہے اور صحابی، تابعی،

تبع تابعی میں ضعف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تبع تابعی کے بعد کے راویوں میں کسی راوی میں ضعف ہوسکتا ہے۔ مگر اجماع صحابہ کو جو حدیث صحیح ثابت کر رہی ہے اس میں ضعف کہاں سے آگیا اس حدیث کے صحیح ہونے کے سب سے بڑی دلیل اجماع صحابہ ہے اجماع ائمہ اربعہ ہے جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت وجماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہلسنت سے خارج گمراہ ضال۔ مضل بتبع، خوارج یا معتزلی ہے۔ سنی قادری ہرگز نہیں ہے چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں بحکم حدیث من شذ شذ فی النار کا مستحق ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث "علیکم بالجماعۃ"۔ جماعت کو پکڑو۔

حدیث "ید اللہ علی الجماعۃ"۔ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے (ج۔۲ ص۳۵)

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے: "ان امتی لا تجمع علی ضلالۃ فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم (ابن ماجہ ص۲۹۲ ابواب الفتن باب السواد الاعظم)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔

"فعلیکم بالجماعۃ فان اللہ لا تجمع امتی الا علی ھدی"

تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدمست ہوکر حدیثوں کے ان تمام احکامات کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کو نظر انداز کرکے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

۲۔ شیعہ اور دیوبندی عقیدے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ وہ لوگ کفریہ اعتقادات رکھتے ہیں۔

بعض شیعہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک جبرئیل علیہ السلام کی غلطی سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتر گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ پر اتارنے کا حکم دیا تھا۔ بعض حضرت علی کو خدا مانتے ہیں۔

خلفاء ثلثہ و امہات المومنین سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبری کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ قرآن کو محرف مانتے ہیں پروفیسر طاہر صاحب ان کے

پیچھے نمازیں پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں پڑھتے بھی ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین بھی فرماتے ہیں حالانکہ حضرت غوث پاکؓ غنیۃ الطالبین میں تمام بدمذہبوں اور رافضیوں سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا جو میرے برگزیدہ صحابہ کی تنقیص کرے گا اور ان کی شان میں کمی کرے گا خبردار ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ خبردار ان کے ساتھ پانی نہ پیو خبردار ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کرو خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو خبردار انکی نماز جنازہ نہ پڑھو اُنپر لعنت پڑ چکی ہے (غنیۃ الطالبین ص۲۸۸)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے کہ بدمذہب کو سلام نہ کرو اس لئے کہ سلام کرنا اس کو دوست بناتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا آپس میں سلام کرو دوست ہو جاؤ گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے خوشی اور عیدین کے موقعہ پر ان کو مبارکباد نہ دے مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ وہ لوگ بدعقیدہ ہیں اس جدائی میں اجر کثیر کی امید ہے۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بدمذہبوں سے محبت رکھنے والے کے اعمال حبط ہو جائیں گے اور ایمان کی روشنی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے اگرچہ اس کے اعمال تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

دیوبندی عقائد کے کفریہ ہونے میں کسی صحیح العقیدہ سنی کو کوئی شک نہیں ہے۔ علماء حرمین طیبین نے انکی تکفیر فرمائی اور صرف انکی ہی تکفیر نہیں فرمائی بلکہ فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شیطان و ملک الموت سے کم علم ہے اور شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم ہے۔

انہوں نے علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہہ دی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین ہیں لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کے زمانہ میں بالفرض اگر کوئی نبی کہیں پیدا ہو جائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا صحیح ہے بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے روکنا گناہ ہے خود پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں اور موقعہ ملے تو پڑھتے بھی ہیں ایسا کر کے وہ خود تو گمراہ ہیں ہی دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور نئے فرقہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تمام فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار اور فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا اور اس کے بعد امت محمدیہ کے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا خلاف عقل ایک انوکھی اور نرالی منطق ہے۔

بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مسلم شریف اور ابو داؤد شریف کی حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عیسائیوں نے بہتر فرقے بنا لئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر ۷۲ ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اور وہ جماعت ہے جو میری سنت پر اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کرے گی یہودیوں نے بہتر فرقے بنا لئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کی شرح میں ناجی فرقے سے مراد اہل سنت و جماعت لئے ہیں حضور علیہ السلام نے امت میں تہتر فرقے ہونے کی خبر دی ہے اور پروفیسر صاحب سب فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار کر کے امت سے بھی خارج ہونے

ہونے کا ادعاء فرما رہے ہیں اور اس کے باوجود نمائندگی امت کا دعوی بھی فرما رہے ہیں ان سے پوچھو کہ سب فرقوں پر لعنت بھیجکر اہل سنت وجماعت پر بھی لعنت بھیج گئے کسی فرقے کو نہیں بخشا اب جو نیا فرقہ بنا رہے ہیں وہ بھی تو آپ کی خانہ ساز لعنتی کلاشنکوف کی زد میں آگیا اور آنا ہی چاہیئے اس لئے کہ غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود لعنتی ہو جاتا ہے اور جس فرقہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجی فرمایا اور وہ حضور غوث پاک اور مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہما کے نزدیک یقیناً قطعاً اہل سنت وجماعت ہیں اور ان کے علاوہ نئے اور پرانے بشمول فرقہ پروفیسر بحکم حدیث ناری ہوئے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

۳۔ پروفیسر صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے" اسی کتاب میں سے مذکورہ فی السوال اکثر عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ ہر مبتدی مدرسہ عزیر خوب جانتا ہے کہ پرستیدن (پوجنا) فارسی مصدر ہے اور فرقہ پرست پرستیدن سے اسم فاعل سماعی ہوا جس کے معنی ہوئے فرقہ کی پرستش کرنیوالا۔ فرقہ کا پجاری جیسے بت پرست بت کا پوجنے والا۔ آتش پرست آگ کا پجاری اور ظاہر ہے فرقہ غیر اللہ کو کہتے ہیں اور غیر اللہ کو پوجنے والا بلا اختلاف مشرک ہوا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں مشرک کی بخشش نہیں کروں گا۔ بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔ اہل سنت وجماعت بھی ایک فرقہ ہیں جن کو حضور علیہ السلام نے ناجی فرقہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضور غوث اعظم اور مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہما نے شرح حدیث پاک میں فرمایا۔ پروفیسر مذکور فی السوال ان کو فرقہ پرست کہکر مشرک ہونے کا الزام لگا رہے ہیں وہ اہل سنت وجماعت کو مسلمان نہیں جانتے بلکہ فرقہ پرست کہہ رہے ہیں اگر اہل سنت کو مسلمان جانتے تو فرقہ پرست نہ کہتے بلکہ فرقہ پرور کہہ سکتے تھے۔ فرقہ پرستی کا خاتمہ کہہ کر فرقہ واریت کی ایک فیکٹری کھول دی۔ منہاج القرآن کا ادارہ قائم کر کے تمام فرقوں کو مشرک فرقہ پرست کہنا اور اپنے کو ان فرقوں سے خارج کر کے ایک نئے فرقہ کا اضافہ کرنا۔ امت محمدیہ کا نمائندہ ہونے کا دعوی کرنا جبکہ امت کے فرقوں نے ان کو نمائندہ نہیں بنایا بلکہ خود بخود نمائندگی کا ادعاء فرما رہے ہیں۔ "برین عقل و دانش بباید گریست"

۴۔ تاریخی حوالہ سے فرما رہے ہیں کہ تاتاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت بعض ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنی فرقہ وارانہ عصبیت کی آگ بجھانے کیلئے دی تھی اور پروفیسر صاحب نے جب یہ عبارت لکھنے کے لئے تاریخ کے اوراق کی گردان کی ہوگی تو یہ پڑھا ہوگا کہ حملے کی دعوت مستعصم باللہ کے وزیر اعظم ابن علقمی نے دی تھی اور یہ بھی پڑھا ہوگا وہ شیعہ تھا اور اسکو مسلمان کہہ رہے ہیں یعنی واضح الفاظ میں ایک شیعہ مذہب والے ابن علقمی کو مسلمان تسلیم کر رہے ہیں۔ جن کو اہلسنت وجماعت خارج از اسلام کہتے اور جن کے لیے کتب فقہ اہلسنت وجماعت میں فقہاء کرام نے "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں یعنی جو ایسے عقیدہ رکھنے والوں میں کسی کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خارج از اسلام ہے۔ پروفیسر خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ عبارات ان کی ان کے لئے ریچھ اور کمبل کی مثال بن گئی ہیں۔ اللہ ان کو اس سے چھٹکارا عطا فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔

۵۔ کو ایجوکیشن ہو یا کوئی اور مقصد دینی غیر محرموں کے ساتھ ملنا شرعاً ناجائز غیر محرموں سے پردہ کرنا لازمی ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تعلیم ہے۔

۶۔ یہ کہنا کہ تمام صحابہ کرام بھی اگر اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کوئی ثانی نہیں ہے یہ سراسر ان کا تحکم اور مسلک حقہ اہل سنت وجماعت سے خروج اور خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حکم سے اختلاف وانحراف ہے حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے جنازہ پر فرمایا کہ "ہو اعلمنا ہو سیدنا" یعنی ابوبکر ہم سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ علم والے اور ہمارے سردار تھے۔

پروفیسر صاحب کا فرمان بے سروپا ہذیان بلکہ تلبیس شیطان قابل الرد عند اہل الایمان۔ حضور عالم ماکان ومایکون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "ما صب اللہ فی صدری شیئاً الا صببتہ فی صدر ابی بکر" یعنی اللہ تعالی نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈالدیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ علمی پر یہ حدیث

پاک شاہد عادل۔

پروفیسر صاحب کی تحریر و تقریر کا کھونٹا جس کے گرد ان کی تمام سعی و کوشش کا بے نتھا بچھڑا اپنی پونچ اٹھا کر گھوم رہا ہے صرف اور صرف یہ ہے کہ دیو بندیوں، وہابیوں رافضیوں، غیر مقلدوں اور اہل سنت وجماعت کو اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے آپس میں محبت و مودت رحمت و رافت باہمی دوستی و رفاقت کے مضبوط رشتے استوار کرنا چاہیئے۔

زور خطابت و طلاقت لسانی کا وقتی طلسم جب ٹوٹتا ہے تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کے بعد ہر پڑھا لکھا سامع یا قاری اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ساری تقریر و تحریر کا لب لباب اور نچوڑ یہ نکلتا ہے کہ تمام فرقے اپنے اپنے عقائد پر سب ٹھیک ہیں جس کا جی چاہے جس فرقہ کا عقیدہ اپنائے کسی کو کسی فرقہ پر تنقید و تبصرے کا حق نہیں ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابی کو آئندہ وہابی نہ کہیں رافضی کو رافضی نہ کہیں چکڑالوی کو چکڑالوی نہ کہیں اہلسنت کو اہل سنت نہ کہیں بلکہ سب کو مجموع من حیث المجموع مسلمان کہیں کوئی کسی کا آئندہ رد نہ کرے صرف اتنی اجازت دے رہے ہیں کہ اگر ایک دوسرے کے درمیان امتیاز ناگزیر ہو جائے تو بڑے میٹھے سے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً و تقریراً خطاب کرے اور حکم قرآنی واغلظ علیہم والیجدوا فیکم غلظۃ اور اشداء علی الکفار کو مصلحتاً نظر انداز کر دے تاکہ سب فرقوں میں افتراق و انتشار تشتت و تفرق کے بجائے محبت و مودت رحمت و رافت کے دریا بہنے لگیں۔

قرآن کا حکم ہے کہ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ جان بوجھ کر۔

مگر پروفیسر کہہ رہے ہیں کہ بد مذہبوں کے ساتھ خلا ملا کیا جائے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تاکہ بھان متی کا کنبہ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہو اور اس دریا کی منفعت بخش موجوں پر ان کے ایجاد کردہ فرقہ پروفیسریہ کی نیّا بلا خوف و خطر تیرا

کرے جس پر ان کے نام کا جھنڈا لگا ہو اور مذہبی پابندیوں سے آزادی پسند منڈل والے ان میں بیٹھ کر سیر و تفریح کیا کریں۔

یریدون ان یبدلوا کلم اللّٰہ ، وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ ہوئے کس درجہ یہ ملائے وطن بے توفیق مذہب کا نام لیکر خود کو مذہب کا مصلح کہکر مذہب میں رخنہ اندازی کرنے کی لاحاصل سعی کر رہے ہیں ہر مسلمان کو اللہ تعالےٰ ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

حدیث و قرآن کی آیتوں کے غلط معانی بتا بتا کر
شکم کی خاطر یہ زر کے بندے بنائے ملت مٹا رہے ہیں۔

واللّٰہ اعلم بالصواب:

حررہ فقیر محبوب رضا القادری البریلوی
سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔
المرقوم فی لیلۃ خمسہ عشر من شہر شعبان ۱۴۰۸ھ

الجواب ومنہ الہدایۃ والرشاد

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان صاحب مدظلہ مفتی اہل سنت سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کا تفصیلی جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں تحریر فرمایا ہے فقیر اسکی پر زور تائید کرتا ہے اور یہ کہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلاۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رکھے۔ آمین۔

فقیر ابو الخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ
خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)
۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے درج ذیل حوالہ جات کے متعلق جو عوام اہلسنت وجماعت کے درمیان باعث انتشار بن رہی ہے۔

۱۔ بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔" (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صفحہ نمبر ۶۵)

۲۔ "خالق کون ومکاں نے حبیب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں" الخ (کتاب مذکور صفحہ نمبر ۸)

(۳) "میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں" (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ / اپریل ۱۹۸۶ء، بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ)

۴۔ "میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں۔" (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ / اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

۵۔ "نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتدار کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔"
(نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۸۶ء ملخصاً بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ذیقعد ۱۴۰۶ھ)

۶۔ "میں سنیت یا مسلک اہلسنت وجماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں"۔
(نوائے وقت میگزین صفحہ ۴۔ ۱۹ ستمبر ۸۶ء، بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

کیا یہ عبارتیں مسلک حقہ، اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے متعلق کیا حکم ہے بینوا توجروا

شفیع محمد قادری

قادریہ منزل ۲/۳ ق ۱۷ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

الجواب بعون الہدایۃ والصواب: پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں ہیں مثلاً "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" اور اس کے رسالہ "دید شنید" لاہور میں چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو۔ جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ذکر ہے اور یہ تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں وہ عبارات مسلک حق اہلسنت وجماعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام کے اجماع کو ٹھکرا کر مخالفین اجماعِ صحابہ۔ ابن علیہ اور ابوبکر اصم دو معتزلیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کرلی جو سراسر گمراہی ہے چنانچہ علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" کے اندر واضح فرمایا نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران، جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت وفقہاءِ دین وملت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے حوالہ جات پیش کئے کہ عورت دیت مرد کی دیت کا نصف ہے تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر یہ فقہاء وائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کرکے بہ مطابق ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جماعت اور سواد اعظم کے ساتھ رہو۔ جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں تنہا گیا" دوزخ کے رستے پر چل پڑے (معاذ اللہ) یہ مذاکرہ والی کیسٹ جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت وفقہاء دین وملت کو فریق کہا اور ان کے حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارے ہاں، جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے ہاں موجود ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت وجماعت کے قطعاً ویقیناً خلاف ہیں۔ یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروعی

قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنت وجماعت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی واصولی ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمتہ نے الفضل الموہبی اور حسام الحرمین وغیرہا میں واضح فرمادیا۔ جن میں سے ایک تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ بھی ہے اور گستاخئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ کفر ہے، اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ کما ہو مُصَرَّحٌ فی حسام الحرمین الشریفین وکما ہو مذکور فی الشفاء وغیرہ من کتب اہل السنۃ "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروعی مسئلہ قرار دیتے ہیں، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ الغرض طاہر القادری اپنی ان عبارات وبیانات کی بناء پر، جو مختلف کتب ورسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے، قطعا ویقینا اہلسنت وجماعت سے خارج اور بے دین وملحد ہے۔ اس کی ان عبارات وبیانات سے باخبر ہوکر، اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اہلسنت وجماعت سے خارج ہے۔ جب تک یہ شخص اپنی ان عبارتوں اور بیانات سے علانیہ توبہ نہ کرے اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤ الدین گیلانی مدظلہ العالی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنت کو دھوکا دینا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق رسول کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ وپکار پر مشتمل دعائیں، خالص ریاکارانہ اور مکر وفریب کے سوا کچھ نہیں۔

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے محض خدا تعالی کی رضا کیلئے کیا ہے اور ناواقف حضرات کو راہِ حق دکھانے کیلئے کیا ہے اور خود طاہر القادری پر اللہ تعالی کی حجت قائم کرنے کیلئے کیا ہے۔

مکرمی۔ آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں نماز وروزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی ذات کیلئے ہیں لیکن "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ" کہ اللہ کیلئے محبت ہو اور اللہ کیلئے بغض ہو، ایسا عمل ہے جو خداتعالی کیلئے ہے۔ اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا جسے بڑے بڑے دولتمندوں

سرمایہ داروں اور اہل اقتدار وحکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کیلئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں نہایت ہی صبر آزما اور اعلی ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

"افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر"

دعاگو مفتی غلام سرور قادری

گلبرگ لاہور۔

الجواب صحیح الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی الرضوی غفرلہٗ

مہتمم جامعہ قادریہ رضوی فیصل آباد

محمد مختار احمد غفرلہٗ مفتی دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

استفتاء میں مذکورہ عبارات انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے اور جواب صحیح ودرست لکھا گیا فقیر اقبال مصطفوی مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ محمد نور عالم غفرلہٗ محمد افضل کوٹلوی غفرلہٗ فیصل آباد

محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح والمجیب نجیح

مذکورہ بالا عبارات عقائد اہلسنت کے اور مسلک اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے بد گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی۔ جامعہ رضویہ مظہر السلام
شیخ الحدیث فیصل آباد

المجیب مصیب والجواب مصاب۔ فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی خادم اہلسنت والافتاء وناظم دارالعلوم جامعہ حنیفیہ قصور

پروفیسر صاحب اپنی تدقیق و جدت پسندی کے خبط و جنون میں ضلع کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہیوں کا مجموعہ ہے ان کے متذکرہ خیالات مذہب حق مذہب مہذب اہلسنت وجماعت اور مسلک سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ خادم اہلسنت سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

پروفیسر صاحب اگر "حسام الحرمین" کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیابند وغیرہ ہم مرتدین کے لئے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں واللہ تعالیٰ عالم رمفتی، محمد اختر رضا ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خان غفرلہٗ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف۔

پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور بعض کلمات کفر والعیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع۔ فاسق و فاجر، بدعتی، خاسر مرتکب کبائر گمراہ غادسا اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور بالاعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح و تجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں۔ وما علی الا البلاغ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہٗ فقیر محبوب رضا غفرلہٗ قادری رضوی مصطفوی بریلوی سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ رنومبر ۱۹۸۷ء یوم الاحد۔

الجواب ومنہ الهداية الرشاد

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری کی جن عبارات کی بنا پر اس کے گمراہ ضال مضل ہونے کا جو فتویٰ محترم علامہ مولانا مفتی غلام سرور صاحب نے دیا ہے

فقیر اسکی تائید کرتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مذہب حق مذہب اہل سنت سے خارج ہے اور گمراہ بدمذہب ہے اس نے راہ مسلمین سے ہٹ کر الگ اپنا نیا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اور اس نے دیوبندیوں، وہابیوں، شیعہ رافضیوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کو پسند کرنے کے عمل سے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت علامہ شاہ احمد رضا خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک سے انحراف کیا ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے صدقہ میں مسلمانوں کو اس نئے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فقیر ابو الخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ
خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)
۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

بخدمت حضرت مولانا مفتی تقدس علی خانصاحب۔ دامت برکاتہم۔

السلام علیکم! سوال ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے عورت کی پوری دیت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی۔ جس میں فرمایا کہ "اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے"۔ (ص۲۵) نیز فرمایا کہ "سواد اعظم کی اتباع سے باہر جانا۔ سواد اعظم سے خروج قرار پائے گا اور مذاہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت۔ بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگا۔" (ص۴۸) ملخصاً۔ لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علمائے ضال فرمایا ہے ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے

فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور

الجیب واجب احترامہ مصیب فیما اجاب انا الفقیر محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ، خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، حررہ الاحق محمد ابراہیم القادری رضوی غفرلہ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

فقیر محمد عارف سعیدی نائب مہتمم جامعہ انوار مصطفیٰ سکھر

جواب درست ہے

(مفتی) محمد رفیق غفرلہ، مہتمم مدرسہ انوار مصطفیٰ شمس آباد سکھر

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

قاری عزیز احمد ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوار القرآن پرانا سکھر۔

قتلِ خطاء میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے جبکہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت و اجماع اور آئمہ اکرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار کرنا خرقِ اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آب پاشی کرنا ہے اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو امت مسلمہ سے علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے۔ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ اگر اسی طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے واللہ الہادی

(مولانا) غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الجواب صحیح وصواب واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی ابوسعید محمد امین دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

ذٰلِکَ کَذٰلِکَ وَاِنِّیْ مُصَدِّقٌ بِذٰلِکَ

محمد ولی النبی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

سنی ہونے کیلئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے قابلِ بحث نہیں الفقیر محمد احسان الحق جامعہ رضویہ فیصل آباد

اصاب من اجاب اجماعِ امت کا انکار اور متفق علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بلاشبہ گمراہی اور سستی شہرت حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ علماء کو اس سے محفوظ رکھے۔

فقیر محبوب رضا غفرلہ، سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

تصدیق علماء دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

(مولانا مفتی) وقارالدین مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

رضا احمد قادری، عطاء المصطفیٰ قادری، سلیم احمد اشرفی

عبداللہ محمد اسمٰعیل رضوی۔

تقدس رضویہ حضرت مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کا جواب الجواب جسنے پروفیسر صاحب کو لاجواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ: آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کی حاضری کے لئے پا بر کاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ آپ کے اس جواب سے تو متعلقین کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیئے، یہ وسیع الظرفی اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے تو فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں آپ ایک مقام پر گستاخانِ رسول کے متعلق کفر و ارتداد کے فتویٰ دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں!

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ رسول ہیں اور ان مکاتب فکر کی بھی نشان دہی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی ہیں کہ نہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی'' نیز لکھا کہ: ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے'' مولوی خلیل احمد نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ: الحاصل غور کرنا چاہیئے

کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے''، مولوی اشرف علی نے حفظ الایمان میں لکھا۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی مرتبہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں پیر اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالتمآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (ترجمہ فارسی) اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب و شتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟ آپ جس اختلاف کو فروعی اور معمولی سمجھ رہے ہیں ذرا اسکی نوعیت اور سنگینی کو دیکھیں جو بات کفر و ارتداد تک پہنچائے وہ معمولی نہیں ہو سکتی، آپ نے غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکلوانے کا وعدہ کیا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دیدہ شنید کے بغیر ذمہ دار صحافیوں پر آپنے کیا قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کونسی قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر اگر کبھی غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں اسی طرح ناکردہ گناہ اور عوام و خواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ برے فرقہ سے تو اللہ جل شانہ، آپ کو بچائے کیا اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ: وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلهم فی النار الا ملۃ واحدۃ'' کسی موجود کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان میں

متعارف فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوگی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اس کی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلاف امتی رحمۃ کا مظہر ہے - آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھیے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت شافعیت، مالکیت اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ایک دوسرے کو برا بھلا کہتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کسی مسلمان کے ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفاء ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب وشتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل انکی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمعیت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد میں دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اطلاع پہلے سے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرما دی تھی۔ "ھناك الذلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطٰن"، چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی، اس نے جو کتاب بنام کتاب التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی مسلمان اُن کے اس حکم شرک و کفر سے بچا ہو، ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا۔

ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے، ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی لے آئے، اکثر جگہ بعینہٖ اس کا ترجمہ کرکے اور اپنی طرف سے فائدے بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ:۔ تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے"، مولوی مودودی نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف و توصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں، غیر مقلد، دیوبندی اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا اور ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے۔ آپ اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں صفحہ ۵۳ "فرقہ پرستی کی دلدلوں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔ اسی صفحہ پر ہے:۔ وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی جبکہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست و گریبان تھے۔ صلہ؟ پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ ص ۵ اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں ص ۱۱ اُسے بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت، شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت و شافعیت اور قادریت و چشتیت وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہیں قابل مذمت

فرقوں میں آپ نے بریلویت کا بھی ذکر کیا ہے آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کرسکتے ہیں کہ جن کی بنا پر آپ نے ان کو بھی گستاخ اور بدعقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے: واضح ہوکر بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو س سے کسی کو وحشت ہونے لگے یہ ایک مرکز روحانی وعلمی کی نسبت ہے جس نے وہابیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی و ولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مقر اور منکر کے درمیان متیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں آپکے بقول:۔ مسلک اہلسنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سواد اعظم ہے ایسے ہی بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سواد اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیش نظر یلوی کہا جاتا ہے فقط

فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ

ضلع خیرپور سندھ۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

خودستائی وخود نمائی وخود بینی وخود فریبی کی حد ہے کہ خود سرائی کی بے سری تان اڑاتے ہوئے نہایت بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ خود ساختہ ومنگھڑت حکایات کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی طرف کردی اور یہ دروغ بے فروغ لکھ مارا کہ فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونیکی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کے والد گرامی کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں (طاہر) وہ دودھ لیکر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر بوسہ دیکر مجھ پر اپنا کرم فرمایا (کتاب نابغہ عصر۔ قومی ڈائجسٹ لاہور ۱۹۸۶ء)

منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اسلام کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۸۶ء صفحہ ۲۰-۲۲-۲۴)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام پر جھوٹ کا اختراع کرے وہ جہنمی ہے خود ارشاد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کہ "من افترا علی کذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار" یعنی جو مجھ پر جھوٹ کا افتراع کرے اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرنا چاہیئے مگر اس پروفیسر کو خدا کا خوف بھی نہیں رہا کہ اس قسم کی جھوٹی خوابیں بیان کرکے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنے اکابرین دیوبند کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین: کسقدر سچ ہے یہ بات کہ۔ الدنیا نور لا یحملها الا بنور:

پروفیسر صاحب کے والد صاحب کیا تھے ان کے متعلق پروفیسر صاحب کے استاد مولانا مفتی عبدالرشید صاحب جامعہ قطبیہ جھنگ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد کے اساتذہ مولانا حافظ احسان الحق صاحب۔ مولانا مفتی مختار احمد صاحب۔ مولانا مفتی محمد امین صاحب مولانا معین الدین صاحب مولانا نور عالم صاحب مولانا محمد حیات صاحب اور شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کے خادم خاص حاجی مولی اللہ رکھا صاحب ابھی بقید حیات ہیں ان سے پوچھ لیجئے کہ ڈاکٹر فریدالدین محلہ ترکھان جھنگ کے باشندے سیدھے سادھے کلین شیو ڈنگروں کے ڈاکٹر تھے آخر میں خشخشی ڈاڑھی رکھ لی تھی "لالیاں" کے ڈنگر اسپتال میں تعینات تھے جن کو پروفیسر صاحب کے حواریوں نے "عدیم المثال خطیب، بلند پایہ عالم جلیل القدر طبیب" بنا دیا۔ برعکس نہند نام زنگی کا فور، خدارا غور کا مقام ہے کہ جو شخص جھوٹی من گھڑت خوابیں بیان کرکے ان کی نسبت حضور اکرم علیہ السلام کی طرف کرنے سے نہیں شرماتا وہ دین میں کیا کچھ فتنے نہ

جگائے گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ و مامون رکھے اور اس کے دجل وفریب کی زریں چکا چوند سے دھوکہ نہ کھائیں۔ آمین۔

خود احتسابی

حدیث نمبر۱ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل من علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمتہ بلجام من نار رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی ورواہ ابن ماجہ عن انس

حدیث نمبر۲:۔ جو امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "رد روافض" کی تصنیف کا سبب بیان فرماتے ہوئے ترجمتہً نقل فرمائی ہے جس میں آپ نے فرمایا۔ جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے صحابہ پر سب وشتم ہونے لگے تو عالم کو چاہیئے کہ وہ اس مکدر فضاء کے دفعیہ کے لئے اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

مذکورہ بالا احادیث طیبہ کی روشنی میں تمام علماء اہل سنت کو عموماً اور ان علماء کو خصوصاً جو پروفیسر طاہر القادری کی مجالس میں شرکت فرمانا پوز دیکر فوٹو کھچوانا اور اس کی رونق کو بڑھانا اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں اور اہلسنت وجماعت کے مسلک حقہ کے خلاف اس منظم سازش میں شریک ہو کر "معاون علی الاثم والعدون" کا پارٹ پلے کر رہے ہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ اس فتنہ کے انسداد کیلئے ان پر کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہیں اور اگر ہوتی ہے تو آج تک انہوں نے اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھایا ہے اور اگر نہیں اٹھایا ہے تو کیوں؟

صرف مدرسے کھول کر قوم سے چندہ وصول کرنا اور کچھ اسباق پڑھا دینا اور من مانی

تنخواہیں وصول کر لینا روز قیامت دیگر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ کرا سکے گا۔ ذرا سوچیں کہ اس فتنہ کے انسداد کیلئے کوئی قدم نہ اٹھانا اور تحریراً و تقریراً اس کا رد نہ کرنے کے بجائے منہ میں مصلحت بینی کی گھونگنیاں ڈالے رکھنا ان کے منصب کے شایان شان نہیں ہے۔ گربہ کشتن روز اول کے مصداق اس فتنہ کا قلع قمع کرنے کیلئے متحدہ ہو کر علمی و عملی اقدام کرنا اور بلا خوف لومتہ لائم کرنا نہایت ضروری ہے۔ علماء کرام و پیران عظام اہلسنت وجماعت پر بہ نسبت عوام کے یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ بذریعہ تحریر و تقریر اپنے اپنے حلقہائے اثر میں اس نئے فتنہ کے انسداد و اماتت فساد میں موثر قدم اٹھائیں اور عوام اہلسنت وجماعت کو اس کی شوگر کوٹڈ مسموم گولیوں کے اثر بد سے بچائیں۔
سرچشمہ باید بستن بمیل۔

مانیں نہ مانیں آپ کی مرضی مگر حضور
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائیں گے ضرور

قرآن کا واضح فرمان واجب الاذعان

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ ترجمہ:۔ اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ اور آپس میں مت پھوٹو۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ماجاء ھم البینت واولئک لھم عذاب عظیم۔
ترجمہ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اللہ کی نشانیوں کے ان کے پاس پہنچ جانے کے بعد اور ان لئے بڑا عذاب ہے۔ اس دور الحاد میں ہر روز نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں اور دین میں رخنہ اندازی کی منظم سازشیں کی جا رہی ہیں اور شیرازۂ ملت کو منتشر و متفرق کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے اجماع امت کو بازیچہ اطفال بنانے کی کوششیں جاری ہیں ہر بوالہوس مجتہد العصر بننے کا متمنی ہے منگھڑت اصطلاحات کے ذریعہ متفق علیہ اور مفتی بہ مسائل میں بحث و تمحیص کی جا رہی ہے دیت اور شہادت میں مرد اور عورت کو مساوات کا سبق پڑھایا جا رہا

ہے۔ مسائل اجماع سکوتی کو چودہ سو برس کے بعد متکلم فیہا بنایا جارہا ہے۔ بے دینوں بدمذہبوں سے خلاملا کرنیکی ترغیب دی جارہی ہے گستاخان بارگاہِ رسالت و شاتمانِ جناب صحابیت کو امام بنایا جارہا ہے۔ سنیت و قادریت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے ناواقف اہلسنت وجماعت کو بزور تحریر و تقریر مسلک حقۂ اہلسنت وجماعت سے اغوا کرنیکی دن رات مسلسل کوشش کی جارہا ہے۔

مسلمانو! خدارا جاگو۔ ابلیسی تلبیس کے جال سے دور بھاگو اور حضور غوث اعظم و مجدد الف ثانی اور مجدد ما حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پر سختی اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی صراط مستقیم ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو یہی اعتصام باللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعتصم باللہ فقد ہدیٰ الی صراط مستقیم ۔ ترجمہ: اور جس نے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا تحقیق وہ ہدایت پاگیا اللہ تعالیٰ نے اس مختصر آیت میں تمام نصیحت جمع فرمادی پس جو شخص وہ کرے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کسی طرف نہ جھکے وہ یقیناً راہ راست پر واصل و کامل ہوگا چاہے اس کی عقل کچھ ہی کیوں نہ کہے اس کو روا نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سرتابی کرے اس لئے کہ اس کی عقل جزوی ہے اور وہم و شیطان میں پھنسی ہوئی ہے اس کا کیا اعتبار خوب جان لو کہ رسول اللہ کا فرمان بھی خدا ہی کا فرمان ہے بحکم وماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی رسول اللہ صلی اللہ کی موافقت پر مجتمع ہوجاؤ یعنی ہر حال میں ان کے قول و فعل کی موافقت کرو کہ یہی حبل اوثق ہے اور ظاہر و باطن علانیہ و پوشیدہ کسی طرح بھی اس سے افتراق نہ کرو حضور علیہ السلام نے بدمذہبوں اور رافضیوں سے قطع تعلق کا حکم فرمایا ہے ہر حال میں ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی بدمذہبوں کے ساتھ کھانا پینا انکی مجالس میں شریک ہونا ان کی عیادت کرنا ان کا جنازہ پڑھنا ان سے سلام کرنا سب منع فرمادیا۔ ایاکم وایاھم

اسی کی تاکید حضور غوث اعظم نے فرمائی اسی کی تلقین حضرت شیخ احمد سرہندی نے فرمائی اسی کی تعلیم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمائی رضوان اللہ علیہم اجمعین ان اکابرین اولیائے کرام و فقہائے عظام کے فرمانِ واجب الاذعان کے برخلاف پروفیسر طاہر صاحب یا ان جیسے دوسرے واعظان پاکستان کا یہ کہنا کہ دیوبندیوں رافضیوں، مودودیوں غیر مقلدوں سے رشتہ محبت و مودت استوار کرو کیا معنی رکھتا ہے ان کی کیا حیثیت ہے۔

بر زبانت اتحاد و در دلت مخفی فساد ۔ الحذر اے فتنہ پرور واعظِ شورش نہاد

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی
حضور سرد گلستان کرے نوا سنجی

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اتبعوا السواد الاعظم، سواد اعظم کی پیروی کرو۔ سواد اعظم سے مراد اہلسنت وجماعت ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ لاتجمع امتی علی الضلالۃ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ علیکم بالجماعۃ، جماعت لازم پکڑو۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ من شذ شذ فی النار جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ایاکم وایاھم ۔ بدمذہبوں سے بچو۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یداللہ علی الجماعۃ، جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہٖ وھذا اضعف الایمان، تم میں سے جو کوئی کسی منکر کو دیکھے اس کو چاہیئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے پس اگر اسکی طاقت نہ رکھے تو دل سے برا جانے اور یہ نہایت کمزور ایمان ہے

مسلمانوں مسلک حقۂ اہلسنت وجماعت پر جس کی نشان دہی اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام

بے دینوں و بد مذہبوں سے دور و نفور رہو کر یہی صراط مستقیم ہے یہی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اہلسنت و جماعت کو ان بدعقیدہ بد مذہب فرقوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین

بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ و سلامہٗ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

محبوب رضا خان بریلوی عفی عنہٗ

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احمد و ابن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزاز حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وعلیم اللسان وبیسع الیہان منافق ہیں"

آج مجھے دار طلیب و مقرر ہوں گے۔ عقیدۂ خاص کی پابندی نہ کریں گے اور تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کریں گے)

(فتاویٰ الحرمین ص۸۵ از اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)

مجھے اپنی امت پر ان منافقوں کا خطرہ ہے جن کا کلام حکیمانہ اور عمل ظالمانہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ)

خبردار سنیوں ہوشیار

آگیا

دوسرا مودودی

آگیا

قادریت کا لبادہ اوڑھ کر

قرآن کی منہاج کا لیبل لگا کر

حضرت خواجہ حمیدالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کے استاذِ محترم

استاذ العلماء **علامہ عطا محمد** صاحب بندیالوی کی تصدیق و فتویٰ

"اما بعد طاہر القادری صاحب نے عورت کی پوری دیت سے صرف اجماع صحابہ اور اجماع امت کا ہی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس اجماع کی تحقیر کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کہ صرف گمراہی ہی نہیں بلکہ ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ لہٰذا قادری صاحب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس انکار سے توبہ کریں۔ کیونکہ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے اور قادری صاحب کے مداحوں اور معاونین پر لازم ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ اور انکارِ اجماع کی معاونت سے باز رہیں۔" حررہ الفقیر (مولانا) عطاء محمد چشتی بندیالوی مدرس بھکھی شریف

بھکھی شریف :- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم اعلم (مولانا) سید محمد مظہر قیوم شاہ خادم دربارِ عالیہ بھکھی شریف۔

کیرانوالہ :- جناب علامہ عطاء محمد اور دیگر علماء نے دیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ عین صواب اور شریعت کے مطابق ہے۔ طاہر القادری سراسر غلطی پر ہے اور گمراہی پھیلا رہا ہے۔ مولیٰ کریم اس کو ہدایت دے۔"

السّید محمد یعقوب شاہ فاضل بریلی شریف کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات

حضرت علامہ عطاء محمد صاحب اور حضرت سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف کیرانوالہ شریف نے جو کچھ لکھا ہے۔ یہی درست ہے۔ طاہر القادری کا فیصلہ غلط ہے۔

سید محمد شعیب (کیرانوالہ) خطیب جامع مسجد شیر ربانی گوجرانوالہ

صاحبزادہ حامد سعید کاظمی ملتانی نے فرمایا کہ "غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی بہت پہلے طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں اس لئے ہم ان پر کسی سیاسی و

غیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں"۔ (ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

دوسرا فتویٰ :- "عورت کی نصف دیت پر اجماعِ امت ہے۔ اور پروفیسر طاہر القادری کا عورت کی پوری دیت کا قول اجماعِ امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ لہٰذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ رجوع کریں اور توبہ نامہ چھپوائیں کیونکہ سنی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے۔ قابلِ بحث نہیں"۔

(مولانا محمد احسان الحق قادری فیصل آباد)

محدثِ اعظم پاکستان کے لختِ جگر :- صاحبزادہ قاضی محمد فضلِ رسول حیدر رضوی نے سنیوں کے خلاف پروفیسری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ "پروفیسر طاہر القادری نجدی مفتی عبداللہ بن باز کے اشارے پر پاکستان میں احسان الٰہی ظہیر کی جگہ نجدیوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہر القادری متعدد بار مدینہ منورہ میں عبداللہ بن باز سے ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی میں نجدیوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ اور سنیوں کو نجدیت کی گود میں پھینکنے کے لئے نجدی سرمائے پر میدانِ سیاست میں اترے ہیں"۔ (ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی نے فرمایا کہ "عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار و افتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دورِ عالم کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق تحقیق کے مقابل لانا ان کے تجرِ علمی کے انکار کے مترادف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

مخلصانہ پیغام :- سنی بھائیوں اور اہلِ علم و انصاف دوستوں کے نام :-

(یہ کوئی انفرادی و معمولی مسئلہ نہیں بلکہ اکابر علماء کرام کا اجتماعی فتویٰ ہے)

اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد

پہلا فتویٰ :- (سوال) بخدمت حضرت مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم! گزارش یہ ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماعِ امت کا انکار کر کے عورت کی پوری دیت کا جو دعویٰ کیا ہے۔ علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی۔ جس میں فرمایا کہ "اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے"۔ (ص۴۵) نیز فرمایا کہ "سوادِ اعظم کی اتباع سے باہر جانا سوادِ اعظم سے خروج قرار پائے گا۔ اور مذاہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت۔ بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا"۔ (ص۴۸) ملخصاً۔ لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب ! عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب نے جزء "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی۔ اس سے میں بالکل متفق ہوں۔ بے شک اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے"۔ فقط فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیرپور۔ (تصدیق) مفتی محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ

علی پور شریف :۔ "مندرجہ بالا سوال کا جواب بالکل درست ہے۔ بندہ ناچیز خادم دربارِ لاثانی بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہے۔"

صاحبزادہ سیّد عابد حسین سجادہ نشین علی پور شریف

● عورت کی دیت نصف ہے۔ جب یہ مسئلہ اجماعی ہے تو انکار کا کیا مطلب؟ (مفتی غلام رسول دارالعلوم نقشبندیہ ● الجواب صحیح (سید حیدر حسین شاہ جماعتی) ● سید محمد افضل حسین جماعتی سجادہ نشین آستانہ امیر ملت)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ فیصل آباد

"قتلِ خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اس پر ساری امت کا اجماع ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے جبکہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنّت و اجماع اور حضرات آئمہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار کرنا خرق اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آبپاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے جو امتِ مسلمہ میں سے علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے۔ اس طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے۔"